کاغذی لیموں کی کاشت

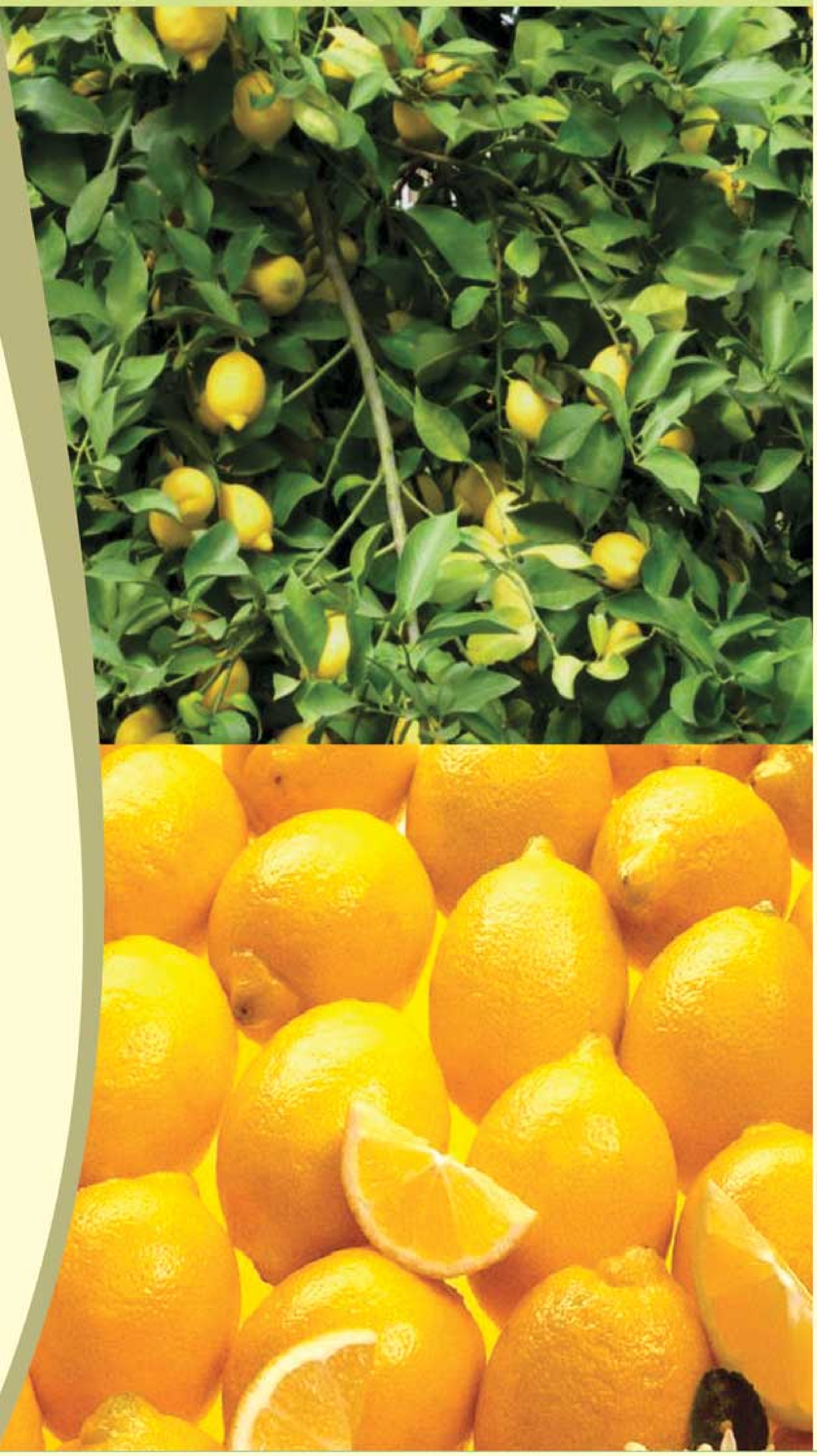

ZTBL

کاغذی لیموں ترشاوہ خاندان کا ایک بہت اہم رکن ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں وسیع رقبہ پر اس کی کاشت ہوتی ہے۔
کاغذی لیموں کی کاشت زیادہ تر ساہیوال، ملتان، سرگودھا، گوجرانوالہ اور رحیم یار خان میں کی جاتی ہے۔
ہمارے باغبان حضرات کاغذی لیموں کی کاشت میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں اس کی بڑی وجہ اس پھل سے حاصل ہونے والی آمدنی ہے۔ کیونکہ پنجاب میں یہ پھل اس وقت منڈی میں آتا ہے جب سوائے میٹھا ترشادہ خاندان کا کوئی اور پھل دستیاب نہیں ہوتا۔ غذائی لحاظ سے لیموں کافی اہمیت کا حامل ہے اس میں حیاتین ج یعنی وٹامن سی کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ جو کہ انسانی صحت کے لیے بہت مفید ہے۔

آب وہوا:

اس کی کاشت کے لیے پاکستان کے زیادہ تر علاقوں کی آب وہوا موزوں ہے۔ سوائے چند ایک علاقوں کے جہاں سخت سردی پڑتی ہے۔ اس کی کاشت صوبہ پنجاب کے علاوہ صوبہ سرحد اور سندھ کے اکثر علاقوں میں کامیابی سے کی جاتی ہے۔ بشرطیکہ آب وہوا معتدل ہو بلکہ کسی حد تک گرم ہو اور سردی کے موسم میں لمبے عرصے تک سخت سردی نہ پڑے۔ ترشادہ خاندان کے تمام ارکان میں سے یہ پودا سب سے کم سردی برداشت کرتا ہے۔ اس لیے جن علاقوں میں بہت زیادہ سردی پڑتی ہو اور درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے گر جائے اور یہ حالت کافی دیر رہے وہاں کاغذی لیموں کی کاشت تجارتی نقطہ نگاہ سے کامیاب تصور نہیں کی جا سکتی۔ زیادہ گرم اور خشک علاقے جہاں درجہ حرارت 44-46 ڈگری سینٹی گریڈ سے اوپر چلا جائے اور گرمی کی یہ پوزیشن ایک لمبے عرصے تک رہے وہاں بھی لیموں کامیابی سے کاشت نہیں ہوسکتا۔

زمین:

کاغذی لیموں کے لیے پاکستان کی ہر ایسی زمین موزوں ہے جہاں دوسری فصلات اور پھلدار پودوں کی کاشت کی جاسکتی ہو۔ اسے زیادہ گہری زمین کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ اس کی جڑیں ایک یا ڈیڑھ میٹر سے نیچے نہیں جاتیں۔ اس کی بہترین نشوونما کے لیے زرخیز میرا زمین جس میں کسی حد تک چونے کی ملاوٹ ہو نہایت موزوں تصور کی جاتی ہے۔ ریتلی اور کلراٹھی زمین میں اس کی کاشت بالکل نہیں کرنی چاہیئے۔ ان زمینوں میں جہاں باریک ریت، چکنی مٹی، روڑوں کی سخت تہہ ہو۔ ان زمینوں کو کافی گہرائی تک کھودنا چاہیئے تاکہ زمین نرم ہو جائے وگرنہ پودوں کی نشوونما معمول کے مطابق نہ ہوگی۔ اوپر والی ایک فٹ مٹی کا تجزیہ ضرور کروا لیا جائے۔ کیونکہ زمین سے خوراک حاصل کرنے والی جڑیں اس حصہ زمین میں ہوتی ہیں اور یہ حصہ بھی مذکورہ بالا نقائص سے پاک ہونا چاہیئے۔

افزائش نسل:

برصغیر پاک و ہند میں اس کی افزائش نسل ابھی تک عموماً غیر نباتاتی طریقہ یعنی بذریعہ تخم ہی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نباتاتی طریقہ سے بھی اس کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ جس میں پیوند کاری، ٹی بڈنگ، ٹی گرافٹنگ اور بذریعہ داب کے طریقے کافی اہم ہیں۔ لیموں کے پودوں کو بذریعہ قلم تیار کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہوسکی۔ کیونکہ لیموں کے قلم سے تیار شدہ پودوں کی جڑیں مضبوط نہیں ہوتیں اور پودے کمزور رہ جاتے ہیں۔

پودوں کو باغ میں لگانا:

باغ کی داغ بیل (22x22 فٹ) 7x7 میٹر کے مطابق کرنے کے بعد 1x1x1 میٹر (3x3 فٹ) کے گڑھے لگائے ہوئے نشانات پر کھلا رکھنے کے بعد دوبارہ بھر دیا جاتا ہے۔ ان کو بھرنے کے لیے جو مٹی تیار کی جاتی ہے اس میں اوپر والی مٹی گلی سڑی گوبر کی کھاد اور بھل کا تناسب (1:1:1) یعنی برابر ہوتا ہے۔ گڑھوں کو اس مرکب سے بھرنے کے بعد کھیت کو اچھی طرح پانی دے دیا جاتا ہے۔ تاکہ مٹی گڑھوں میں بیٹھ جائے، زمین کے نم ہو جانے کے بعد گڑھوں کو ہموار کر لیا جاتا ہے۔ ان گڑھوں کے درمیان میں قطاریں سیدھی رکھ کر لیموں کے پودے لگا دیے جاتے ہیں۔ پودوں کو باغ میں لگانے کے بعد مناسب مقدار میں پانی دینا اور ان کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہے۔ تاکہ آندھی، طوفان بادو باراں اور مویشیوں وغیرہ سے کوئی نقصان نہ پہنچے وہ پانی کی کمی و زیادتی کی وجہ سے ضائع بھی نہ ہوں۔ مناسب وقفوں کے بعد گوڈی کرنے اور جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے سے کاغذی لیموں کے پودوں کی نشوونما بہتر ہو جاتی ہے۔

کھاد کی مقدار:

کاغذی لیموں کے پودوں کی مناسب بڑھوتری کے لیے ہر سال مناسب مقدار میں گوبر کی گلی سڑی کھاد اور امونیم سلفیٹ دینا بے حد ضروری ہے۔ وہ لیموں کے پودے جو کہ تخم سے تیار کیے گئے ہوں وہ آٹھ نو سال کے بعد پھل لائیں گے اور وہ پودے جن کی افزائش نسل نباتاتی طریقہ سے کی گئی ہو چار پانچ سال بعد پھل دینے کے قابل ہو جائیں گے۔ اس لیے کاغذی لیموں کے پودوں کو پھل لانے کی عمر تک 30-20 کلو گوبر کی گلی سڑی کھاد اور 1/2 کلو امونیم سلفیٹ فی پودا ڈالتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بعد جب وہ پھل دینے لگیں تو ہر پودے کو سالانہ ایک کلو سے دو کلو امونیم سلفیٹ (اگر یوریا ہو تو آدھی مقدار میں) ایک تا ڈیڑھ کلو سپر فاسفیٹ اور 1/2 کلو سے ایک کلو پوٹاشیم سلفیٹ دیتے رہنا چاہیئے اس سے پودوں کی صحت اچھی رہتی ہے۔ وہ پھل زیادہ اور عمدہ پیدا کرتے ہیں اور ان کی پھل دینے کی عمر میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور بیماریوں کے حملوں سے بھی محفوظ رہتے ہیں کاغذی لیموں کے پودوں کو پھل تھوڑا بہت سارا سال لگتا رہتا ہے۔ لیکن پھل لگنے کا موسم موسم بہار ہے۔ اس لیے امونیم سلفیٹ کی نصف مقدار ماہ فروری میں اور باقی نصف مقدار مارچ اپریل میں دینی چاہیئے۔ سپر فاسفیٹ اور پوٹاشیم سلفیٹ سال میں کسی بھی وقت دی جا سکتی ہے۔ لیکن مناسب یہی رہتا ہے کہ ان کھادوں کو بھی امونیم سلفیٹ کے ساتھ اچھی طرح ملا کر دو خوراکوں میں دے دیا جائے کھاد دینے کے فوراً بعد پانی دینا اشد ضروری ہے گوبر کی گلی سڑی کھاد ماہ دسمبر میں دینی چاہیئے۔

ہر قسم کی کھاد دینے کا طریقہ یہ ہے کہ پودے کے تنے سے ایک فٹ زمین چھوڑ کر پودے کے پھیلاؤ تک یا پھیلاؤ سے بھی ایک فٹ باہر تک زمین کو اچھی طرح گوڈ کر بعد میں کھاد ڈالیں اور اس کھاد کو بھی اچھی طرح زمین میں دبا کر بعد میں پانی لگائیں۔ اس طرح کھادیں خاص طور پر امونیم سلفیٹ یا یوریا زیادہ سے زیادہ پودے کو دستیاب ہونگی۔

نئے پودوں کی دیکھ بھال:

نئے پودوں کو ابتدائی تین سے چار سالوں میں گرمی، سردی اور پانی کی کمی و زیادتی سے بچانا چاہیئے۔ نئے پودوں کی سطح زمین سے 60 سے 70 سم کی اونچائی تک شاخ تراشنی چاہیئے یا ان کے تنوں کو بوری یا پرالی سے ڈھانپ دینا چاہیئے۔ ٹھنڈے علاقوں میں

پودوں کے گرد ہوا توڑ باڑ کا استعمال کریں۔ نئے پودوں کو ہلکی آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے مگر بارشوں میں پودوں کے دور سے پانی کی نکاسی کا خاطر خواہ انتظام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ پانی کے کھڑے رہنے سے ان کی جڑیں متاثر ہوتی ہیں بعدازاں پودے مرجھا سکتے ہیں۔

آبپاشی:

لیموں کو مالٹے کی نسبت زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے پانی کی کمی پودوں کی نشوونما کو روک دیتی ہے۔ پھل کے سائز اور پیداوار کو بھی متاثر کرتی ہے۔ سردی کے موسم میں 10 سے 15 دنوں بعد اور گرمیوں میں 5 سے 7 دنوں بعد آبپاشی کرنی چاہیئے۔

جڑی بوٹیوں کا تدارک:

پودوں کے اردگرد جڑی بوٹیوں کا تدارک بہت اہم ہے اس مقصد کے لیے پودوں کے دور سے گوڈی کر کے جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کیا جائے۔ ملچنگ کے ذریعے بھی جڑی بوٹیوں کو روکا جا سکتا ہے۔ جڑی بوٹیوں ختم کر کے خشک پتوں، چاولوں کی پرالی یا برادا وغیرہ سے ملچنگ کی جائے۔ اس سے نہ صرف جڑی بوٹیوں کی افزائش رک جاتی ہے بلکہ زمین میں نمی بھی برقرار رہتی ہے اور زمین کا درجہ حرارت بھی معتدل رہتا ہے۔

مخلوط کاشت:

پودے لگانے کے بعد ابتدائی 5 سے 6 سالوں میں مخلوط کاشت کی جا سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے پھلدار اجناس اور سبزیوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

پھلوں کی برداشت:

لیموں کو اس وقت برداشت کی جاتا ہے جب اس کا رنگ پیلا ہونا شروع ہو۔ لیموں کو سبز حالت میں برداشت کرنے پر ان کی تیزابیت زیادہ ہوتی ہے۔ لیموں کو کھینچ کر نہیں توڑنا چاہیئے۔ بلکہ قینچی سے کاٹ کر برداشت کرنا چاہیئے۔ برداشت کرنے کے بعد تمام پھلوں کو جتنی جلد ممکن ہو سکے سایہ دار جگہ پہنچا دیں۔ تاکہ گرمی اور سورج کی روشنی سے پھل کا معیار متاثر نہ ہو پھلوں کی درجہ بندی کرنے کے بعد انہیں گتے کے ڈبوں میں بند کر کے منڈی پہنچانا چاہیئے۔

سینئر وائس پریذیڈنٹ زرعی ٹیکنالوجی

فون نمبر 2840872 ,2840842 ,051-2840848

جاری کردہ: شعبہ زرعی ٹیکنالوجی

مزید معلومات برائے تکنیکی مشاورت: کوآرڈینیٹر فروٹ پروگرام این اے آر سی اسلام آباد

زرعی ٹیکنالوجی اپنایئے

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس، پوسٹ باکس نمبر 1400، اسلام آباد